



نائب صدر جم۔ وری۔ ند کا سکریٹریٹ

مارے جیسے معاشرے کے لیے ایک ذمہ دار پریس کی ضرورت ہے: حامد انصاری

Posted On: 12 JUN 2017 7:07PM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ نائب صدر جم۔ وری۔ محمد حامد انصاری نے کہا ہے کہ مارے جیسے معاشرے کے لیے ایک ذمہ دار پریس کی ضرورت ہے۔ جناب حامد انصاری آج بنگلور میں نیشنل پیرالڈ کے یادگاری ایڈیشن کے آغاز کے موقع پر اظہار خیال کر رہے تھے۔ اس موقع پر کرناٹک کے گورنر جناب وجو بھائی روداہالی والا کرناٹک کے وزیر اعلیٰ جناب کے سدھارمیا اے آئی سی سی کے نائب صدر جناب رال ل گاندھی اور دیگر شخصیت بھی موجود تھیں۔ نائب صدر نے کہا کہ ہندوستان میں صحافت کی تاریخ ماری آزادی کی جدوجہد کی تاریخ سے کافی جڑی ہوئی ہے۔ ان دنوں نے مزید کہا کہ پریس (ذرائع ابلاغ) نے مارے عوام کو باخبر رکھنے اور ان میں بیداری پیدا کرنے میں ایک اہم رول ادا کیا ہے۔ نائب صدر نے کہا کہ پوسٹ ٹروٹھ اور متبادل نے اس دور میں جہاں اشتہاری ادارے اور جوابی فیچر ادارے کی اہمیت کو ختم کردیتے ہیں۔ م پریس کے نہ روکے ویژن کو یاد کرتے ہیں جن دنوں جم۔ وریٹ میں ایک نگران کی ہت سے اپنا رول ادا کیا اور ان اصولوں کی پاسداری کی جو ان کی صحافت کو بااختیار بناتی ہے۔ ان دنوں نے مزید کہا کہ ماری آئینی فریم ورک کے تحت ریاستوں کے ذریعے مداخلت کی گنجائش ہے تاکہ پریس اور معاشرے کے کام کاج کو یقینی بنایا جاسکے۔ ان دنوں نے مزید کہا کہ ان قوانین میں یے گنجائش ہے کہ ریاستوں کی مذکورہ مداخلت بڑے پیمانے پر عوامی مفاد میں ہو۔

نائب صدر نے کہا کہ جواہر لعل نہرو نے ایک آزاد، ایماندار اور غیر جانبدار پریس کا تصور پیش کیا اور ان دنوں نے آزاد ہندوستان میں میڈیا کے افراد کے مفادات کی نگرانی کی۔ ان دنوں نے مزید کہا کہ ورکنگ جرنلسٹ ایکٹ جس میں صحافیوں کو بڑی حد تک تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور پریس کی آزادی کو یقینی بنایا گیا ہے، کافی حد تک ان کا ایک اہم کارنامہ ہے۔

ان دنوں نے کہا کہ نیشنل پیرالڈ نے 8 لکھنؤ سے اپنی اشاعت شروع کی تھی اور جلد ہی آزادی کی تحریک بن گیا۔ ان دنوں نے کہا کہ ہندوستانی صحافی محض خبریں فراہم کرنے والے نہیں تھے، بلکہ وہ مجاہدین آزادی اور سماجی کارکن بھی تھے۔ جن دنوں نے صرف ہندوستان کو غیر ملکی تسلط سے چھٹکارا دلایا، بلکہ سماجی امتیاز، ذات پات، فرقہ پرستی اور بھید بھاؤ سے بھی چھٹکارا دلایا۔ ان دنوں نے کہا کہ 865 قلمی کانگریس کے بہت سے بانی ممبران صحافی تھے۔ ٹریبون، ہندوستان، لیڈر، سدھارک، کیسری، اخبار عام، دی ندو اور سودیش جیسے جریدے سب سے تحریک والے جریدے تھے، جن میں تلک گھوکھلے سبرا منیا ایر، لاجپت رائے، مدن موہن مالویہ اور اگرکر جیسے ممتاز لیڈروں کے ذریعے ایڈٹ کیا گیا۔

ان دنوں نے کہا کہ گاندھی خود چھ جریدوں سے جڑے ہوئے تھے اور دو بہت بااثر ہفتہ وار اخباروں کے ایڈیٹر تھے۔ ان دنوں نے کوئی اشتہار نہیں شائع کیا، لیکن وہ ساتھ ہی ساتھ نہ بن چاہتے تھے کہ ان کے اخبار نقصان میں چلیں۔ بنگ انڈیا اور ریجن موضوعات پر ان کے خیالات کے سب سے طاقتور وسیلے بنے۔ ان دنوں نے نائب صدر نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ نیشنل پیرالڈ نے پرنٹ اور ڈیجیٹل فارمیٹس دونوں میں اشاعت دوبارہ شروع کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ صحافت کے معیارات کو برقرار رکھے گا جو اپنے اخبار میں جواہر لعل نہرو نے قائم رکھا۔

(ن ر ج ا ن ع ا) 12.06.2017

U-2684

(Release ID: 1492600) Visitor Counter : 19

